Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

نمبر ۶۱	۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ٭ ۱۶ امان ۱۳۵۵ ہش ٭ ۱۶ مارچ ۱۹۷۶ء	جلد ۳۰/۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶۔ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
انفلوئنزا کی تکلیف تاحال چل رہی ہے گلے میں سوزش بھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے، عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹانگ میں درد کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔ حرکت کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر ریٹائرڈ انسپکٹر خدام الاحمدیہ کا پچھلے دنوں حیدرآباد سندھ میں آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے دریں اثناء انہیں اچانک دل کی تکلیف ہوگئی ہے اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس دل کے عارضہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

جو احباب مجلس مشاورت میں بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لاویں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔
(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواستِ دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ:۔
محترمہ خالہ جان اہلیہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں پر جو عرصہ سے سخت بیمار رہیں کل رات بران کائٹس کا سخت حملہ ہوا ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(۱) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ربوہ ـــــ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۱۳۔ اور ۱۴ ماہ امان ۱۳۵۵ ہجری شمسی (مطابق ۱۳ و ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء) بروز ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ مولود مسعود حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا پہلا پوتا اور محترم خان حسن محمد خان صاحب درّانی کا نواسہ ہے۔ حضور نے رضوان احمد نام رکھا ہے۔

ادارۂ الفضل ولادت باسعادت کی اِس پُر مسرت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں اور اِسی طرح محترم خان حسن محمد خان صاحب درّانی اور آپکے افرادِ خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم رُوحانی ورثہ سے حصّۂ وافر عطا کرکے دین و دُنیا میں عظیم الشان کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب کرے اور حضور علیہ السلام کی مقبول دعاؤں اور خیر و برکت اور یمن و سعادت کے خدائی وعدوں کا مورد بنائے۔

کر اِن کو نیک قسمت دے اِن کو دین و دولت ٭ کر اِن کی خود حفاظت ہو اِن پر تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزّت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں ٭ حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اٰمین اللّٰھمّ اٰمین

(۲) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ ـــــ یہ خبر بھی جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ۱۳ ماہ امان ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور نوابزادہ منصور احمد خان صاحب شاہد واقفِ زندگی ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی شادی کی تقریبِ سعید عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ امان ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۹ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا (ملاحظہ ہو الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء)۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث اِس تقریب سعید میں شرکت کے لئے تشریف نہیں لا سکے چنانچہ بارات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی قیادت میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے مکان واقعہ قصرِ خلافت پہنچی لیکن چونکہ اُس روز بارش ہو رہی تھی اِس لئے رخصتانہ کی تقریب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

(باقی صـ۶ـ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ؍امان ۱۳۵۵ھش
۱۶ ؍مارچ ۱۹۷۶ء

پاکستان دشمنی کا افسوسناک مظاہرہ

اس صدی کی چوتھی اور پانچویں دہائی میں جناب قائداعظم محمد علی جناح نے برصغیر میں اس زمانہ کی سب سے بڑی مسلم مملکت قائم کرنے میں جو عظیم کارنامہ سرانجام دیا وہ اپنی اہمیت اور دُوررس نتائج کے لحاظ سے ہمیشہ یادگار رہے گا اس لئے کہ خود اس مملکت کا وجود اس عظیم کارنامہ کی یاد کو ذہنوں سے کبھی محو نہیں ہونے دے گا۔

اس مملکت کے قیام کے سلسلہ میں قائداعظم کو جو جدوجہد کرنا پڑی اُس کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ نے بیک وقت انگریزی حکومت اور ہندو اکثریت کا نہایت پامردی کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اُس وقت تک دم نہ لیا جب تک کہ آپ نے اِن دونوں کی مخالفانہ چالوں اور منصوبوں کو ناکام بنا کر پاکستان ایسی عظیم مملکت قائم نہ کر دکھائی۔ قائداعظم کو اِن دونوں کے علاوہ ایک اور عنصر کا بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ عنصر علماءِ ظاہر کے ایک خاص گروہ پر مشتمل تھا جنہوں نے ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کے قیام کی مخالفت اور متحدہ ہندوستان کی حمایت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا۔

ان عناصر میں جمعیۃ العلماء اور احرار پیش پیش تھے۔ بعد میں جماعت اسلامی بھی اسی صف میں آشامل ہوئی۔ ان عناصر نے قائداعظم اور مطالبۂ پاکستان کی مخالفت کے علیحدہ علیحدہ محاذ قائم کر رکھے تھے۔ کسی نے اپنے فتاویٰ کفر کے ذریعہ، کسی نے اپنی شعلہ بار تقاریر کے ذریعہ اور کسی نے اپنی دلآزار تحریرات کے ذریعہ قائداعظم اور اُس زمانہ کی مسلم لیگ کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ قائداعظم اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف نت نئے الزام تراشنا اور اُن مسلمانوں کی دلآزاری کرنا جو دل وجان سے قائداعظم کے ساتھ تھے ان لوگوں نے اپنے اُوپر فرض کر رکھا تھا۔ جب ان لوگوں کی طرف سے الزام تراشی اور دل آزاری کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا تو آخر قائداعظم کو اس خیال کے پیشِ نظر کہ کہیں ان لوگوں کی اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کے نتیجہ میں مسلمانوں کے مابین تصادم کی صورت پیدا نہ ہو جائے ۲۹ ؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو یہ بیان دینا پڑا کہ مسلم لیگ کے حامی مسلمان ان لوگوں کے جلسوں میں شریک نہ ہوں اور اگر بعض مسلمان ان لوگوں کے جلسوں میں چلے جائیں اور وہاں یہ دیکھیں کہ ان لوگوں نے مسلم لیگ اور مسلم لیگی لیڈروں کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں تو وہاں سے اُٹھ کر چلے آئیں۔ (بحوالہ انگریزی کتاب "تقاریر مسٹر جناح" حصہ دوم مرتبہ جمیل الدین احمد صـ۳۲۱)

قائداعظم کے لئے ان لوگوں کی دشمنی کی حد تک پہنچی ہوئی مخالفانہ سرگرمیاں ازحد افسوس کا موجب تھیں۔ پہلے تو آپ کا خیال تھا کہ یہ مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کے پیشِ نظر اپنی اس روش سے باز آ جائیں گے لیکن جب وہ مخالفت میں حد سے بڑھتے ہی چلے گئے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ محض نام کے مسلمان ہیں اس لئے آپ نے ۸ ؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو یہ اعلان کیا کہ یہ لوگ ماسوا اس کے کہ نام کے اعتبار سے مسلمان ہیں باقی ہر لحاظ سے ہندوؤں سے کم نہیں ہیں۔ ("تقاریر مسٹر جناح" حصہ دوم صـ۳۱۴)

کانگریس نے اُس زمانہ میں قائداعظم اور مسلم لیگ کو بدنام کرنے کے لئے ہندو پریس اور اپنی حامی مسلم تنظیموں کے ذریعہ جس قسم کا پراپیگنڈہ کرایا ذیل میں ہم اس کی صرف ایک مثال دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ بالکل اسی قسم کا پراپیگنڈہ ان عناصر کی طرف سے آجکل بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ لوگ اُس زمانہ میں علی الاعلان یہ پراپیگنڈہ کیا کرتے تھے کہ مسلم لیگ انگریزوں کی ایجنٹ ہے اور پاکستان کا تصور بھی انگریزوں کی اپنی اختراع ہے (حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب "خطباتِ احرار" صـ۲۰ نیز کتاب "تحریکِ پاکستان پر ایک نظر" مصنفہ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی صـ۱۸) پھر وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مسلم لیگ میں اکثر و بیشتر خان صاحب، خان بہادر اور سر کے خطاب یافتہ افراد یا سرمایہ دار اور جاگیردار شامل ہیں (تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری "زمزم" لاہور ۲ ؍جنوری ۱۹۴۸ء بحوالہ "سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری" مؤلفہ خان کابلی مطبوعہ ۱۹۴۰ء صـ۱۱)

ان لوگوں نے اس مذکورالذکر الزام کو اس کثرت سے پھیلایا اور اس کی اس قدر تشہیر کی کہ قائداعظم کو اپنی تقریروں میں اِس لغو اور بیہودہ الزام کی بار بار تردید کرنا پڑی۔ چنانچہ اوّلاً آپ نے ۲ ؍اپریل ۱۹۴۴ء کو لاہور میں ایک تقریر کے دوران اس الزام کی کہ مسلم لیگ نوابوں اور جاگیرداروں کی جماعت ہے پُرزور تردید کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ مسلم لیگ عوام کی جماعت ہے اور مسلمان عوام اس میں شامل ہیں (بحوالہ "تقاریر مسٹر جناح" حصہ دوم صـ۹۸)۔ اِسی طرح آپ نے ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو کوئٹہ میں بلوچستان مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام منعقدہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں آپ لوگوں پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس، پریس کے ذریعہ جو ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے یہ جھوٹا پراپیگنڈہ کرا رہی ہے کہ مسلم لیگ نوابوں، سر کا خطاب پانے والوں اور کوٹھیوں والوں کی جماعت ہے اور یہ کہ جمعیۃ العلماء، احرار اور مومن کانفرنس وغیرہ مسلم تنظیمیں لیگ کے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ بات (کہ مسلم لیگ نوابوں اور خطاب یافتہ لوگوں کی جماعت ہے) وہ صرف مخبوط الحواس لوگوں ہی سے کہہ سکتے ہیں۔ سرکاری مسودات میں حکومت یہ تسلیم کر چکی ہے کہ مسلم لیگ مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ہم ان تمام لوگوں کو جو مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام سے اتفاق کرتے ہوں دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ جہاں تک لیگ میں شمولیت کا تعلق ہے کوٹھیوں والوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ لیگ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس کے دروازے تمام مسلمانوں کے لئے کھلے ہیں۔ جو بھی اخلاص اور جذبہ سے کام کرنے پر آمادہ ہوں، وہ نواب ہوں یا کوئی اور، وہ لیگ میں اہم مقام حاصل کر سکتے ہیں۔"

[Some Recent Speeches of Mr. Jinnah Vol. (II) By Jamil-ud-Din Ahmad, Page 310]

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ کانگریس اور اس کی ہمنوائی میں جمعیۃ العلماء اور احرار وغیرہ کی طرف سے بار بار لگایا جانے والا یہ الزام کہ مسلم لیگ صرف خان صاحب، خان بہادر اور سر کا خطاب پانے والوں نیز نوابوں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی جماعت ہے سراسر جھوٹا الزام تھا۔ اِسی لئے قائداعظم نے اس کی تردید فرمائی۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں نہیں بلکہ خود پاکستان میں آجکل پھر وہی عناصر اور ان کی معنوی اولاد قائداعظم اور آپ کے زمانہ کے دیگر مسلم لیگی زعماء کے خلاف اُنہی الزامات کو دُہرا رہی ہے جو یہ عناصر قائداعظم کے دشمنوں کی شہ پر قیامِ پاکستان سے قبل لگایا کرتے تھے۔ چنانچہ ہفت روزہ "چٹان" نے اپنے ایک حالیہ شمارہ میں بلال زبیری نامی ایک شخص کا مضمون شائع کیا ہے جس میں مضمون نگار نے بڑی دیدہ دلیری سے وہی الزام دُہرایا ہے جو اُس کے ہنود نواز "بزرگ" قائداعظم اور آپ کے زمانہ کی مسلم لیگ پر لگایا کرتے تھے اور جس کی قائداعظم نے ایک دفعہ نہیں کئی بار تردید فرمائی تھی۔ اپنے اِس مضمون میں وہ رقمطراز ہے:-

"قائداعظم کے گرد بھی اُنہی لوگوں نے گھیرا ڈال رکھا تھا جو انگریز کے ازلی و ابدی وفادار تھے۔ خان بہادروں، خانصاحبوں، نوابوں اور سروں کی بھیڑ تھی جو مسلم لیگ میں شامل ہوئی اور اسی نے ۱۹۴۵-۴۶ء کے جنرل انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی۔

وہ ایک جذباتی دَور تھا ..... پاکستان کی الگ مملکت کا خوبصورت تصور دیا گیا تھا۔ قوم جذبات میں بہہ گئی اور یہ نہ سوچا کہ جو لوگ اپنے ساڑھے پانچ فٹ کے قد پر اسلام نہیں لا سکے، جو گھر کی چار دیواری میں اسلام کے اصول نافذ نہیں کر سکے وہ ایک مملکت میں اسلام کس طرح نافذ کریں گے۔ مگر مذہب پرست اور سادہ لوح مسلمانوں نے دین اور وطن کی خاطر پُرجوش عقیدت کا ثبوت دیا اور مسلم لیگ کے اُنہی لوگوں کو کامیاب بنایا جو جنگِ آزادیٔ وطن کے لئے ایک لمحہ زندگی بھی صرف کرنے کے قائل نہ تھے۔"

(ہفت روزہ "چٹان" بابت یکم مارچ ۱۹۷۶ء صـ۱۰، ۱۱)

قائداعظم اور آپ کے وفاشعار ساتھیوں کی اِس سے زیادہ توہین اور کیا ہو سکتی ہے کہ خود قائداعظم کے قائم کردہ پاکستان میں بیٹھ کر وہی عناصر جنہوں نے مسلم لیگ اور مطالبۂ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا قائداعظم اور آپ کے ساتھیوں کو ہدفِ تنقید بنائیں اور ان پر وہی الزامات عائد کریں جن کی قائداعظم نے بار بار تردید فرمائی تھی۔

مسلم لیگ اب کیا ہے اور کیا نہیں ہے یہ ایک الگ سوال ہے اور اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہ ہمارا منصب ہے کہ ہم اِس بارہ میں کچھ کہیں لیکن قائداعظم خود اور وہ مسلم لیگ جس کے قائداعظم صدر تھے اور آپ کے وہ ساتھی جنہوں نے حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں وفاداری سے آپ کا ساتھ دیا لائق صد تشکر ہیں۔ قائداعظم کا ساتھ دینے کی بناء پر ان کے خلاف الزام تراشی اور حرف گیری انتہائی افسوسناک ہے اور اِس کی پاکستان میں اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

اُس دَور میں بجز پوری قوم سوائے چند ہندو نواز عناصر کے پُوری طرح (باقی صـ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا — قربِ الٰہی کا ذریعہ

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک ۴ ڈیرہ غازیخان)

اللہ تعالیٰ کی یاد میں بہت رنگینیں ہیں اسی لئے اُس نے ذکرِ کثیر کا حکم دیا ہے۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور اُس سے تعلق کو قائم کرنا ہے۔ یہ تعلق اس وقت قائم ہوتا ہے جب بندہ اپنے مالک اور خالق کو یاد رکھتا ہے اور اسے پکارتا رہتا ہے۔ لیکن جو آدمی خدا کی یاد سے غافل ہے اور اپنے رب سے ملنے کی آرزو نہیں رکھتا اُس کا رب بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غنی ہے قرآن مجید میں ہے

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

کہ اگر تم دعا نہیں کرو گے اور اپنی حاجات اس سے بیان نہیں کرو گے تو تمہارے رب کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ بے نیاز ہے اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی دعا نہیں کرتا وہ اپنی حاجات اس سے طلب نہیں کرتا۔ اُس کا رب بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ غرض دعا انسانی فطرت کی پکار ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ اس سے ملنے کا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی جستجو اور تلاش پائی جاتی ہے اور اس جذبہ کو آدمی ذکرِ الٰہی سے ترقی دیتا ہے۔ اور اس سے قربِ خداوندی کی منازل طے کرتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

جو لوگ ہماری ملاقات کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ہم ان کو اپنی طرف پہنچنے کا راستہ دکھا دیتے ہیں۔ یعنی اگر دل میں سچی تڑپ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو ہو تو اس کی رحمت رہنمائی کے لئے ہر وقت حاضر ہے۔ کسی نے صحیح کہا ہے ؎

طلب میں تیری جو ہوتے جادہ پیما
ملا ہے پتہ ان کو ہر گام تیرا

اس عالمِ ہست و بود کی ہر ایک چیز بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی ثناء خوانی کر رہا ہے۔ اور اس کی تسبیح میں مصروف ہے۔ لاکھوں کروڑوں ابرار و اخیار اور سالکین نے خدا تعالیٰ کو پایا اور اس کی محبت میں فنا ہوئے۔ اگر محبت کا خمیر انسان کی مٹی میں نہ ہوتا۔ تو صلحاء کا گروہ کب اس کی تلاش کرتا اور کیوں مصائب اٹھاتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

عام مقولہ ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جس چیز سے انسان کو محبت ہو وہ اس کا اکثر ذکر کرتا رہتا ہے اگر خدا تعالیٰ سے محبت ہو تو اس کا ذکر بار بار زبان پر آئے گا اور اس کی یاد بھی دل میں رہے گی اور اگر نہ زبان پر ذکر ہو اور نہ دل میں یاد ہو تو یہ تعلق کی نہیں بے تعلقی کی نشانی ہے اور جب آدمی کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ جائے تو شیطان اس سے رشتہ استوار کر لیتا ہے کیونکہ وہ اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح وہ خدا کی رسی کو چھوڑ دے اس کی طرف اشارہ ہے

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ۔

یعنی جو کوئی رحمان خدا کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مستولی کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت ساتھی ہو جاتا ہے اور جب شیطان کسی کا دوست بن جائے تو اس کی ہلاکت میں کون شک کر سکتا ہے آج کل کے تفریحی سامان تو سب اس کی ہلاکت کے سامان ہیں۔ آنکھوں اور کانوں کی راہ سے آہستہ زہر ہلاہل پلایا جا رہا ہے تاکہ اسے یادِ خدا کے لئے ایک لمحہ بھی فرصت نہ آئے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ REST AND RECREATION کے رنگین الفاظ کے پردہ میں اُس کا نفس سرکشی کے لئے پھر سے توانائی حاصل کر لیتا ہے

یاد رکھئے کہ انسانی دماغ کسی وقت فارغ نہیں رہتا۔ ہر وقت کسی نہ کسی خیال اور سوچ میں لگا رہتا ہے یہ خیالات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نفسانی اور دوسرے شیطانی اس ادھیڑ بن میں اس کا دماغ ہر وقت لگا رہتا ہے اور اسی طرح اپنے آپ کو تباہ کرتا رہتا ہے ان خیالات سے چھٹکارا پانے کی یہی ایک سبیل ہے کہ وہ یادِ الٰہی میں مصروف ہو جائے۔ تا دماغ کو آزاد کرے اور نہ اسے ان باتوں کے سوچنے کا موقع مل سکے۔ جب دوسری طرف سے توجہ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا۔ تو اسے اپنے پیدا کرنے والے سے محبت ہو جائے گی کیونکہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ انسان اس دنیا میں کسی سے محبت کرے اور اُسے خبر نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو دلوں کا راز جاننے والا ہے۔ وہ اپنے محبت کرنے والے کو جانتا ہے اور محبت کا جواب محبت سے دیتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان محبت میں ترقی کرتا ہے تو محبوب کی طبیعت بھی اس طرف پھرتی ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ معشوق عاشق اور عاشق معشوق بن جاتا ہے۔ اور یہ محبت کا اعلیٰ مقام ہے۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ جس کی محبت دل میں جاگزیں ہو۔ اس کی یاد اور اس کے تذکرے کے سوا اور کسی بات کا مزا ہی نہیں آتا۔ اگر بندہ بھی اپنے رب سے ایسا تعلق پیدا کر لے اسے اپنے رب کے ذکر اور اس کی مناجات کے بغیر آرام نہ آئے تو وہ اپنے مقصود کو پا لے۔ اُسے دنیا میں ہی جنت مل جائے۔ کیونکہ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا دوسرا نام ہے ؎

جنت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا

اور آخرت کی جنت تو محبت کرنے والوں کے لئے انعام ہے۔

حضرت رابعہ بصری عارفہ تھیں اپنے ماں باپ کی چوتھی لڑکی تھیں۔ والدین فوت ہو گئے بردہ فروشوں کے ہاتھ بک گئیں۔ مالک سخت گیر تھا۔ ایک رات دعا کی اے پروردگار! میرا دل تیری اطاعت کا خواہاں ہے۔ میری آنکھیں تیری اطاعت اور ذکر سے ٹھنڈی ہوتی ہیں اگر معاملہ تیرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ایک لحظہ تیری مناجات سے نہ تھکتی لیکن تو نے مجھے ایک سنگدل آدمی کے ہاتھ دے دیا ہے کیا کروں۔ مالک سنتے ہی کانپ گیا۔ آزاد کر دیا۔ رابعہ زاہدہ بن گئیں علم حاصل کیا۔ دنیا سے منہ موڑ کر رضائے الٰہی میں کھو گئیں۔ دعا کرتی تھیں پروردگار! اگر میں تیری عبادت جہنم کے خوف سے کروں۔ تو تو مجھے جہنم کی آگ میں جھونک دے۔ اگر جنت کے لالچ سے کروں تو تو مجھے اُس سے محروم کر دے لیکن اگر تیری مناجات تیری رضا کے لئے کروں تو تو مجھے محروم نہ رکھ ؎

جس کا عمل ہے بے غرض اسکی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر بادہ و جام سے گزر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قربِ الٰہی پانے کا ایک طریق بتلایا ہے۔ اور وہ اتنا اعلیٰ اور بے خطا ہے۔ جس کی مثال نہیں۔ جو بھی اسے پائے گا گوہر مراد پائے گا وہ یہ ہے کہ جس وقت فراغت اور یکسوئی ملے۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کمال صدق اور راستی سے۔ اپنے دکھ سکھ عسر یسر۔ مشکلات حاجات ارادات مقاصد انعامات اپنی بساط کے اندر یا سب اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر دیں۔ جیسے کوئی شخص اپنے رازداں واقفِ حال۔ شفیق خیرخواہ۔ ہمدرد اور گہرے دوست کے پاس بیان کرتا ہے اور کوئی بات نہ چھپائے۔ اسی طرح دبے ہوئے گہرے خیالوں۔ پوشیدہ در پوشیدہ عیبوں گھبوں۔ کمزوریوں۔ قصوروں۔ غلطیوں۔ گناہوں اور اُن بُری باتوں کو جو دل میں نہاں ہیں اور لوگوں سے چھپائی جاتی ہیں سب بے کم و کاست۔ نہایت سچائی اور راستی سے اپنے مولا کریم کے حضور سچے دل سے اقرار کرتے ہوئے بیان کرے جو ستار غفار اور خطا پوش ہے اور جو تمام بھیدوں خفی اور اخفیٰ کو بھی جانتا ہے اور ان کمزوریوں اور گناہوں کو بھی جانتا ہے جن کا ہمیں خبر نہیں۔ لیکن اس عرض معروض سے اس کی نیت دعا اور استغفار کی ہو اور ساتھ ساتھ دعائیہ کلمات بھی کہتا رہے۔ مثلاً اگر کوئی تکلیف ہو۔ بیماری یا مقدمہ ہو تو اس کی تفصیل اور وجوہات بھی بیان کر دے اور یوں کہے کہ اے مولا کریم! یہ جو تکلیف بیان کی ہے اپنے فضل سے دور فرما۔ کیونکہ یہ تیرے ارادے اور فضل سے دور ہوگی۔ . . . . . اور اگر اسکے متعلق کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجویز ہو یا نہ ہو کچھ نہیں آوے تو وہ بھی بیان کر دے اور اس کے حسن و قبح اور خیر و شر کے متعلق اپنے ازدیادِ علم اور معرفت کی دعا کرے اور صراط مستقیم یعنی صحیح طریق پر چلنے کی توفیق مانگے۔ اس عرض معروض میں جتنا وقت لگ جائے ۔ لگ جائے۔ خدا کے فضل سے اس میں دلچسپی اور لذت پیدا ہوتی چلی جائے گی اور جس قدر دلچسپی بڑھے گی اسی قدر وقت بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ اور پھر ایسا حال ہو جائے گا کہ اس کے بغیر آرام نہ آئے گا۔ اور یہی کوشش کرے گا کہ کب دنیا کے کاروبار سے فرصت ملے اور میں اپنے مالک کے حضور حاضر ہو کر باتیں کروں اور وہ لذت پاؤں جو عاشق کو معشوق سے باتیں کرنے میں ملتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جواب بھی ملے۔ لیکن ایسی دلگداز سچی اور مخلصانہ دعا سے اللہ تعالے کے فضل سے سکینتِ قلب اور اطمینانِ دل حاصل ہو جاتا ہے۔ اور مومن کے قلب کو غم سے نجات اور دل کو راحت ملتی ہے اور یہی راحت مناجات اور محبت کا ثمرہ ہے۔

اگر دل محرم راز جمال یار ہو جائے
یہیں اک طور بن جائے یہیں دیدار ہو جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس سے عرض و معروض کرتا ہے تو اس میں ایک روح ناطق بھر دی جاتی ہے جو اس کی التجا اور پکار کا جواب دیتی ہے اور یہ وہ اس وقت اٹھتا ہے۔ جب بندہ اپنے رب سے قریب ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے کانوں سے الہام کے ذریعہ سے جواب سنتا ہے پس اگر الہام ہو جائے تو یہ اللہ تعالے کا فضل ہے اور اگر الہام نہ ہو تو اس وقت یہ تو یقین ہوتا ہے کہ اللہ میرے پاس ہے اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ حرف بحرف سن رہا ہے۔ کیا یہ خوشی تھوڑی ہے کہ ہماری عرض اللہ تعالے سنتا ہے اگر بادشاہ آپ کو بلا کر یا خود آپ کے پاس آکر آپ کی عرضداشت اپنے کانوں سے سُنے تو آپ کو کتنی خوشی اور آپ کی کتنی عزت افزائی ہوگی۔ دنیا میں عزتیں ہیں۔ ایک خود بادشاہ سے کلام کرنا اور دوسری بادشاہ کا کلام کرنا۔ پس فخر کا مقام ہے کہ آپ کو اس شہنشاہ سے کلام کرنا حاصل ہے اور اگر اس عرض و معروض میں آنسوؤں کا تحفہ بھی پیش ہو سکے تو بندہ کی قسمت جاگ اُٹھے۔ کیونکہ جس بندہ کے دامن میں عاجزی۔ فروتنی اور شکستگی کا سرمایہ ہو تو اس کی راحت کو دیکھ کر منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے ؎

آہ گریہ بر درش چنداں بکنم
تا بجود آں غنچہ را خنداں کنی

بندہ کا کام تو دعا کرنا اور اس سے عرض کرنا ہے قبول کرنا اور بشارت سے تسلی دینا اللہ تعالے کا فضل ہے۔ بندہ اپنا فرض بجا لائے۔ اور اللہ تعالے کے فضل اور رحمت کا امیدوار رہے۔ کیونکہ جو کوئی مضطرب دل اور قلب منیب سے اس کی درگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ کبھی خالی نہیں لوٹتا۔

پھول نشینی برسر کوئے کسے
عافیت بینی تو ہم دوئے کسے

جزائر فجی میں یوم مصلح موعودؓ کے جلسے

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی

۲۰ فروری بروز جمعہ "یوم مصلح موعود" تھا۔ مگر اس روز جزائر فجی میں تعطیل نہ ہونے کی وجہ سے یوم مصلح موعود کے جلسے ۲۲ فروری بروز اتوار منعقد کئے گئے۔ تمام جماعتوں میں اس پروگرام کے مطابق سرکلر لیٹر بھیجدئے گئے۔ علاوہ ازیں روزنامہ "فیجی ٹائمز" اور ریڈیو فیجی کے ذریعہ بھی اعلان کر دیا گیا۔ اللہ تعالے کے فضل سے ریڈیو فیجی سے خاکسار کی "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات اور کارنامے" تقریر بھی نشر کی۔

صوا دارالحکومت میں جلسہ "یوم مصلح موعود" جماعت کے مرکز اسلامک سنٹر میں منعقد کیا گیا۔ خدا تعالے کے فضل سے صوا میں ہمارا یہ اسلامک سنٹر مشہور و معروف ہے۔ جلسہ کا وقت گیارہ بجے دن مقرر کیا گیا تھا۔ دوست دس بجے سے بھی پہلے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لانا شروع ہو گئے۔ ۱۱ بجے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی صدارت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دئے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی شروع کی گئی جو مکرم عبد القدوس صاحب نے فرمائی۔

مکرم محمد یاسین صاحب نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی اور اس جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم امام کمال الدین صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا اور اس کے اصل الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد القدوس صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر برجلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے اقتباسات پڑھ کر سنائے یہ تقریر حضور نے مصلح موعودؓ کے موضوع پر فرمائی تھی۔ اسکے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر فرمائی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ کی لاہور کی تقریر کے بہت سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ یہ تقریر حضور نے ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو فرمائی تھی جو پیشگوئی مصلح موعودؓ پر تھی۔ اس تقریر میں حضور نے فرمایا تھا کہ میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ مجھے خدا نے یہ خبر دی ہے کہ میں ہی "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اس کے بعد مکرم عبد اللطیف صاحب مقبول سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے تقریر فرمائی۔ پھر مکرم شمس الدین صاحب نے وہ پیشگوئیاں سنائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس موعود بیٹے کے بارے میں پہلے بزرگوں نے فرمائی تھیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات اور شاندار کارناموں کو بیان کیا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "محمود کی آمین" پڑھ کر آپؑ کی دعا پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ کس شان سے یہ دعا قبول ہوئی ہے بالآخر ۱½ بجے جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد احباب نے مل کر کھانا تناول فرمایا۔ پھر باجماعت نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔ یوم مصلح موعودؓ کی تقریب پر جزائر فیجی میں اللہ تعالے کے فضل سے تمام جماعتوں میں جلسے منعقد کئے گئے۔ لمباسہ۔ بلودا۔ نصر وا نگا کے علاوہ لٹوکا، بارہ اور ناندی میں اس یادگار دن کو جلسے منعقد کر کے منایا گیا۔

ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

سیالکوٹ حلقہ پورن نگر کے مخلص احمدی بزرگ محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب بزرگ کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک رات کے ۱۰ بجے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرے دن صبح موسم کی خرابی کے باوجود کثرت سے احباب جماعت مرحومہ کے مکان پر تشریف لائے اور نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ محترم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اسلئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بڑی سادہ اور منکسر طبیعت کی مالک تھیں۔ تکلیف اور تصنع کسی بات میں نہ تھا۔ ہمیشہ اخلاص اور ایثار سے کام لیتیں سلسلہ کی خدمت کو ایک نعمت سمجھنا اور ہر ایک کے کام آنا مرحومہ کا شیوہ تھا۔ بڑی فراخدل اور مہمان نواز۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد کا التزام اور روزوں کا بڑا اہتمام کرتیں۔ الحمد للہ کا ورد اکثر زبان پر رہتا۔ کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ احمدیت سے سچی اور بے لوث محبت تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالے ڈاکٹر احسان صاحب اور ان کے صاحبزادگان محمد اسلام اور محمد ظفر صاحب کا جنہیں ان کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور دیگر تمام لواحقین کا خود کفیل اور کارساز ہو۔ اور انہیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار شریف احمد ابن بابو قاسم دین صاحب
سابق امیر جماعت سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۷۵ء تا ۳۱ جنوری ۷۶ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد حنیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا	ربوہ	۱۰/-
سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا	″	۲۰/-
مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	″	۴۳/۲۵
احمد برادرز	″	۵۰/-
محمد اسلم خان صاحب ریڈیوگرافر	″	۲۰/-
بیگم خلیل احمد صاحب	″	۱۰/-
مقصود احمد صاحب چوہدری	″	۱۲/-
مینیجر صاحب پی۔آئی۔اے	″	۵۰/-
معرفت خلیفہ صباح الدین صاحب	″	۲۰/-
نعیمہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت	″	۲۵/-
مس حمیدہ خلجی صاحبہ مرحومہ	″	۲۰/-
حکیم سید عبدالرحمن صاحب دارالرحمت غربی	″	۲۰/-
حمیدہ مقبول صاحبہ	″	۱۰/-
بیگم صاحبہ ملک عبدالمجید صاحب	″	۱۰/-
میجر حمید احمد کلیم صاحب دارالصدر شمالی	″	۲۰/-
بیگم صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	″	۵۰/-
اہلیہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی	″	۵۰/-
والدہ صاحبہ ناصرہ مرحومہ	″	۲۵/-
نذیر احمد صاحب سنگھی	″	۵۰/-
محمد حنیف صاحب دارالصدر	″	۵۰/-
راجہ مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی	″	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	″	۲۵/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم دارالیمن	″	۱۲/۵۰
معین الحق صاحب دارالرحمت شرقی	″	۱۰/-

میجر عبدالقادر صاحب دارالرحمت شرقی	ربوہ	۱۰/-
عزیزہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب مرحوم	″	۲۰/-
ارجمند لطیف صاحب آف چونڈہ	″	۲۰/-
قریشی محمد رفیق صاحب	″	۱۰/-
″ محمد صدیق صاحب	″	۱۰/-
محمود احمد صاحب ڈ گولبازار	″	۱۰/-
قریشی محمد شفیع صاحب الکیمسٹس	″	۲۱/۷۵
لجنہ اماء اللہ دارالنصر غربی	″	۱۰/-
حمیدہ بیگم صاحبہ معرفت لجنہ اماء اللہ	″	۲۰/-
مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن امانت تحریک جدید ربوہ	″	۱۰/-
بیگم صاحبہ چوہدری عبدالوحید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور		۱۰/-
شفیق احمد صاحب ملک	″	۵۰/-
بیگم نسیم حسن صاحب	″	۲۵۰/-
ملک اقبال احمد صاحب	″	۱۰/-
عطاء الرحمن صاحب چغتائی	″	۱۰/-
چوہدری ناصر احمد صاحب	″	۱۰/-
شیخ خلیل احمد صاحب	″	۱۰/-
عمر طاہر آغا صاحب	″	۱۰/-
امتیاز احمد صاحب بٹ	″	۲۵/-
قدسیہ اعجاز صاحبہ	″	۲۰/-
بیگم صاحبہ قاضی عبدالحمید صاحب	″	۱۰۰/-

(باقی)

مرکزی تربیتی کلاس

خدام مرکزی تربیتی کلاس میں کثرت سے شرکت فرمائیں۔ کلاس ۱۶ اپریل تا ۲۹ اپریل ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد جمیل صاحب محلہ دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم فقیر محمد صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۲۸/۴ واقع محلہ دارالیمن غربی ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) خدا بخش صاحب (۲) حاکم دین صاحب (۳) لعل دین صاحب پسران مرحوم (۴) رضیہ بیگم صاحبہ (۵) حمیدہ بیگم صاحبہ (۶) ریشم بی بی صاحبہ دختران مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۸/۴ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

متحد ہو کر دشمنانِ پاکستان کے خلاف صف آراء تھی قوم کو جذبات میں بہہ جانے کا طعنہ دینے والوں سے کوئی پوچھے کہ اگر قوم اُس وقت ان لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر قائداعظم کا ساتھ نہ دیتی اور پاکستان معرضِ وجود میں نہ آتا تو کیا یہ عناصر ہندوؤں کے ساتھ مل کر متحدہ ہندوستان میں اسلام کو نافذ کر دکھاتے یا اب جبکہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمان بھارت میں موجود ہیں وہاں اسلام کا نفاذ عمل میں آگیا ہے؟

اس قسم کے شرمناک الزامات کا اعادہ اور وہ بھی عین اُس وقت جبکہ قوم قائداعظم کے صدسالہ یومِ ولادت کے سلسلہ میں قائدِاعظم کا سال منا رہی ہے انتہائی افسوسناک ہے اور اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ قیامِ پاکستان پر اٹھائیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ان عناصر کی ذہنیت نہیں بدلی اور نہ بدل سکتی ہے۔ پاکستان دشمنی ان کے خون میں رچی ہوئی ہے اور یہ آج بھی اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور ہماری قوم کو ان ازلی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ انہوں نے ہر حیلے بہانے قوم کے اتحاد پر ضرب لگانے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اب ان کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ انہیں قائدِاعظم اور آپ کے مخلص ساتھیوں پر از سرِ نو وہی الزامات لگانے میں بھی باک نہیں ہے جن کی قائدِاعظم نے بار بار تردید فرما دی تھی۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے اور اس بھروسہ کی بناء پر یہی ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک دن پاکستان کے ان بدخواہ عناصر کا پردہ چاک ہوگا اور ان کی بدخواہی قوم پر پوری طرح آشکار ہوگی اور اللہ تعالیٰ پاکستان کو ان کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اسے تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن رکھے گا اور ایسے حالات پیدا کرے گا کہ ان عناصر کو قائدِاعظم اور آپ کے مخلص ساتھیوں کے خلاف زبانِ طعن دراز کرنے کی جرأت نہ ہو سکے گی۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں بالترتیب ۲۲-۲۳-۲۴ ماہِ امان (مارچ) بروز سوموار، منگل، بدھ منعقد ہو رہے ہیں۔ پروگرام روزانہ ساڑھے چار بجے شام جامعہ ہال میں شروع ہوگا۔ احبابِ کرام سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

یوم مصلح موعودؓ کی تقریب پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

۲۰ فروری کو مختلف جماعتوں نے یوم مصلح موعود بڑی شان و شوکت سے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت کی گئی اور آپ کی یاد میں منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ جن جماعتوں کی طرف سے جلسہ مصلح موعود منانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کی ایک فہرست الفضل ۱۴ مارچ ۷۶ء میں شائع ہو چکی ہے اب بعض مزید جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

کنری (سندھ) - دادو (سندھ) - محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) - بھکر وہاڑی - میانی ضلع سرگودھا - جیکب آباد (سندھ) - لاہور شہر - ڈسکہ کوٹ مومن - ہری پور - کوئٹہ - میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ - منڈی بہاء الدین - ڈیرہ غازیخان - حیدرآباد (سندھ)۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواستہائے دعاء

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (عزیز احمد بھٹی۔ کنری (سندھ))

۲۔ میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی مکمل اور جلد صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صدیق ۱۳/۵ جی۔ٹی روڈ۔ ریلوے کالونی لاہور)

۳۔ کاروبار ختم ہو جانیکی وجہ سے پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کاروبار دوبارہ چلانے کی توفیق عطا کرے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین ([illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی ستائیسویں ۲۷ سالانہ کانفرنس کا انعقاد

دو ہزار مندوبین کے علاوہ مختلف اسلامی تنظیموں کے عہدیداران اور پیراماؤنٹ چیفس کی شرکت، ۱۶ اشخاص کا قبولِ حق

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایک خاص پیغام پڑھ کر سُنایا گیا

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی ستائیسویں سہ روزہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے باجے بو کے مقام پر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس میں احمدی جماعتوں کے دو ہزار نمائندگان کے علاوہ مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے عہدیداران اور متعدد پیراماؤنٹ چیفس شریک ہوئے۔ دیگر پیغامات کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص پیغام بھی پڑھ کر سُنایا گیا جو حضور نے اِس تقریب کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ اِس موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶ اشخاص نے جن میں متعدد چیفس بھی شامل ہیں جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کیا، الحمدللہ۔

آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

" فری ٹاؤن ۸ر مارچ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی سہ روزہ ستائیسویں سالانہ کانفرنس باجے بو کے مقام پر نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اِس میں ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے دو ہزار نمائندگان نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ متعدد پیراماؤنٹ چیفس اور مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے لیڈر بھی اس میں شامل ہوئے، جماعت کے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کے طلباء نے ایک مذہبی پروگرام پیش کیا۔ مختلف ممالک سے آمدہ احمدیہ مشنوں کے پیغامات کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص پیغام بھی پڑھ کر سُنایا گیا جو حضور نے اِس تقریب کے لئے ازراہِ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ جناب وکیل التبشیر صاحب ربوہ کا پیغام بھی پڑھا گیا۔ سیرالیون کے سابق نائب وزیرِ اعظم جناب مصطفےٰ اسنوسی صاحب نے اِس موقع پر تقریر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے جماعتِ احمدیہ سے ہر ممکن تعاون کریں۔

کانفرنس میں شامل ہونے والے احباب اس احمدیہ ہسپتال میں بھی تشریف لے گئے جو نصرت جہاں سکیم کے ماتحت باجے بو میں قائم کیا گیا ہے اور جس میں ایکسرے لیبارٹریز کے علاوہ جدید طرز کا آپریشن تھیٹر بھی موجود ہے۔ وہ ہسپتال کی خدمات سے بہت متاثر ہوئے۔

کانفرنس کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ۱۶ اشخاص کو جن میں متعدد چیف بھی شامل ہیں اُحمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی، الحمدللہ۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سالانہ کانفرنس کے اِس انعقاد کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسلام کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محمد اسمٰعیل منیر (امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون) "

تقریب شادی

خاکسار کی لڑکی عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا کا نکاح عزیزم چوہدری ناصر احمد چیمہ سلمہٗ ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب پیر کوٹی سے مبلغ ایک ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم محمد عیسیٰ جان خان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ ٹرانٹو نے ۱۴ر فروری ۱۹۷۶ء کو پڑھا۔ اس کے بعد احباب کی عصرانہ سے تواضع کی گئی۔ رخصتانہ اسی شام ۶ بجے عمل میں آیا۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد حسین چیمہ ۔ اونٹاریو ۔ کینیڈا)

منان سائیکل ورکس

سائیکلوں کی ہر قسم کی مرمّت تسلّی بخش کی جاتی ہے اور سائیکلوں کے سپیئر پارٹس بھی مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل ڈینکی پمپ کی مرمّت بھی تسلّی بخش کی جاتی ہے۔

پروپرائٹر
منان سائیکل ورکس
نزد یو۔بی۔ایل گولبازار ربوہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی زیرِ صدارت مسجد مبارک ربوہ میں عمل میں آئی۔ بارات اور تقریبِ رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ، خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور کارکنان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائے۔ نیز انہوں نے اپنے دعائیہ اشعار بھی سنائے جو آپ نے خاص اِس تقریب کے سلسلہ میں کہے تھے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

۱۴ر مارچ ۱۹۷۶ء بروز اتوار ۸ بجے رات محترم نواب مسعود احمد خان صاحب نے اپنی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں بہت وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے علاوہ بعض بیرونی مقامات کے چیدہ چیدہ احباب بھی شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بوجہ علالت تشریف نہیں لاسکے تھے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں دعوتِ طعام کے اختتام پر دعا حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

ادارہ الفضل شادی کی اِس تقریبِ سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور آپکی بیگم صاحبہ، نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ چک ۵۶۳ ضلع لائلپور اپنی پریشانیوں کے دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(امۃ اللطیف ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴